Downloaded From Paksociety.com

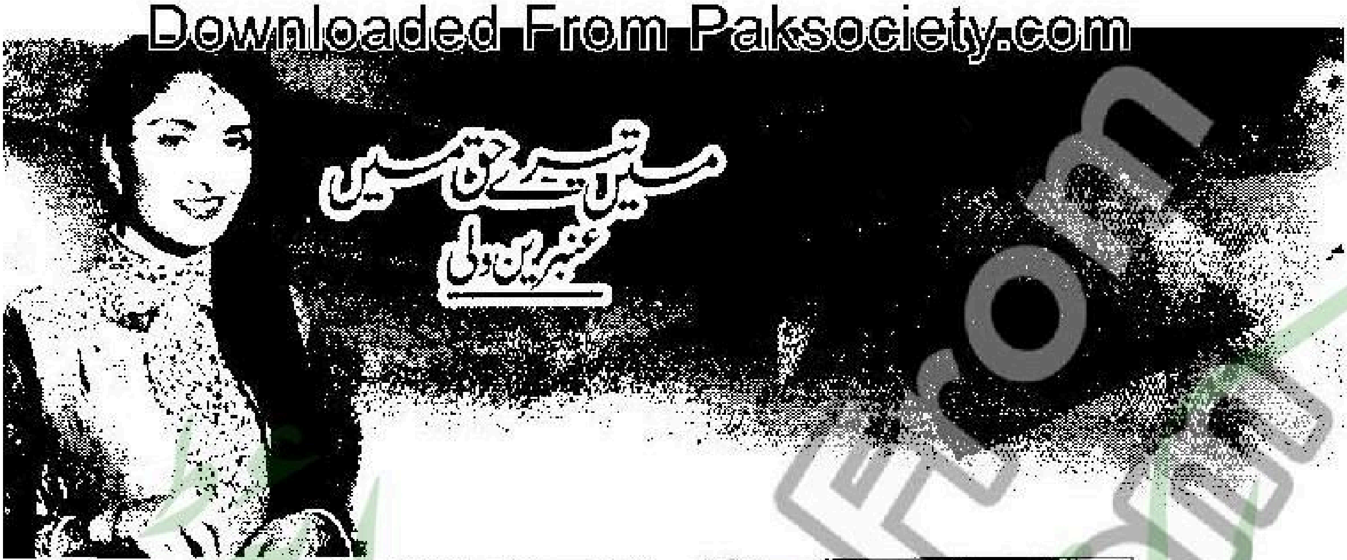

زندگی کی گھپ اندھیری رات میں
یاد کی ایک پھلجھڑی اچھی لگی
شہر دل اور اتنے لوگوں کا ہجوم
وہ الگ سب سے کھڑی اچھی لگی

"میں اکلوتا ہوں۔" کوئی زمانہ تھا جب وہ بے حد خوشی اور فخر کے ساتھ یہ جملہ بولا کرتا تھا۔ اکلوتی اولاد ہونے کے جتنے فائدے ہوتے ہیں وہ تمام فائدے اسے حاصل تھے۔ اماں ابا کا بے تحاشہ پیار اسے ملا تھا' اس کے ابا مزاجاً نرم خو انسان تھے۔ بچوں کے معاملے میں تو حد درجہ نرم ہر طرح کی خواہش بنا سوچے سمجھے فوراً پوری کرنے والے لیکن اس کی اماں امینہ بیگم اس معاملے میں مڈل کلاس ماؤں جیسی تھیں۔ پیار بھی خوب کرتیں لیکن ان کا ٹھیک ٹھاک رعب تھا صارم پر' وہ ان سے بہت ڈرتا تھا لیکن یہ بھی جانتا تھا کہ وہ اس سے بے تحاشہ محبت کرتی ہیں اور ان کا غصہ' ناراضگی بھی صرف اس کی بھلائی کے لیے ہے لیکن اس بار اسے ان کا غصہ' ان کی ناراضگی خودغرضانہ لگ رہی تھی۔ اسے اپنا اکلوتا ہونا دنیا کی سب سے بڑی مصیبت لگ رہا تھا۔

"میری سب سے بڑی خامی یہ اکلوتا ہونا ہے۔" وہ سر ہاتھوں میں تھامے سوچ رہا تھا۔ اگر میرے دو تین بھائی اور ہوتے تو یقیناً نمرہ جیسی مصیبت میرے متھے نہ ماری جا رہی ہوتی اور امی...... وہ کتنی خودغرض ہوگئی ہیں کہ صرف اپنے بڑھاپے کو سنوارنے کے لیے اس لوئر مڈل کلاس کی لڑکی سے میری شادی کروانے پر تلی ہوئی ہیں وہ انتہا پر جا کر سوچ رہا تھا۔ امینہ بیگم اگر اس کی سوچیں پڑھ لیتیں تو شاید صدمے سے انہیں کچھ ہو جاتا لیکن یہ بھی اللہ کا کرم ہے کہ ہر انسان کے پاس یہ صلاحیت نہیں ورنہ شاید یہ دنیا اب تک ختم ہو چکی ہوتی۔ اسے لگتا تھا کہ اگر وہ اکلوتا نہ ہوتا تو یقیناً اس کی امی ایک ناپسندیدہ بہو تو برداشت کر ہی لیتیں۔

صارم نے ان کی ناراضگی کا کوئی نوٹس نہیں لیا بلکہ وہ انہیں منانے کے بجائے خود کمرہ نشین ہو گیا۔ دروازہ' کھڑکیاں' لائٹ بند...... اور اس سب کے ساتھ اس کا دماغ بھی بند ہی تھا۔

کھانے کے وقت پہلے تو ملازمہ اسے بلانے آئی ایک نہیں کتنی بار لیکن اس نے ملازمہ کو ڈانٹ کر بھگا دیا۔ امینہ بیگم پھر خود آئیں اسے لگا کہ اب وہ ذرا زیادہ نخرہ کرے گا اور امی اس کی بات مان لیں گی۔ انہوں نے دروازہ

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

بجا کر اسے آوازیں دیں' وہ چپ رہا۔ صارم کی اس بدتمیزانہ ناراضگی سے انہیں بہت دکھ ہوا' ساتھ ہی بے تحاشہ غصہ بھی آیا۔ انہوں نے سوچ لیا تھا کہ چاہے وہ کئی دن بھوکا رہے اب وہ ایک بار بھی اس کے کمرے میں نہیں جائیں گی اور نہ ہی ملازمہ کو بھیجیں گی۔ صارم کا یہ پلان بھی فیل ہوگیا' بھوک سے بلبلا کر وہ خود ہی باہر آیا لیکن دونوں ماں بیٹے کے درمیان اب سرد جنگ جاری ہوچکی تھی۔

❀......❀......❀

صارم کو نمرہ بالکل پسند نہیں تھی' وہ اس جیسے لڑکے کو پسند آ بھی نہیں سکتی تھی۔ اس کا تعلق ہائی سوسائٹی سے تھا اور وہ اپنے ہی طبقے کے لوگوں کے ساتھ دوستی کرتا اور نبھاتا آیا تھا۔ بات یہ نہیں تھی کہ صارم کوئی اسٹیٹس کانشیس لڑکا تھا بلکہ اس کے شوق سارے ہی ایلیٹ کلاس والے تھے اور وہ ہمیشہ ایسے ہی دوست بناتا جس سے اس کے شوق ملتے۔ اس کی کئی لڑکیوں سے بھی دوستی رہ چکی تھی اور یہ دوستیاں ظاہر ہے ہر حد سے پار ہوا کرتی تھیں۔ وہ لڑکیاں بھی ایسی ہی تھیں جیسا وہ خود تھا' لبرل اور کچھ حد تک نیم سیکولر خیالات کا حامی۔

صارم کو ایسی بیوی چاہیے تھی جو بے حد طرح دار' ماڈرن اور جوشیلی ہو' اس کے لیے بیوی کا نیک پروین ہونا ضروری نہیں تھا۔ صارم میں ایک خاصیت یا خامی ایسی تھی جو شاید ہی کسی مرد میں ہو اور وہ یہ کہ مرد و عورت کے معاملے میں وہ انصاف کا حامی تھا۔ کردار سے لے کر ہر چھوٹی شے تک' اس کا ماننا تھا کہ اگر اسے کسی لڑکی کے ساتھ فلرٹ کرنے کی اجازت ہے اور چھوٹ ہے تو یہی چھوٹ لڑکی کو بھی ہونی چاہیے اگر وہ شادی سے پہلے کسی سے محبت کرسکتا ہے تو لڑکی بھی محبت کرسکتی ہے کم از کم وہ کردار کو وجہ بنا کر کسی عورت کو ریجیکٹ کرنے کا قائل نہیں تھا البتہ یہ ضرور تھا کہ اگر وہ لڑکی صارم کے ساتھ منسلک ہوچکی ہے تو پھر اس پر رشتے کی پاسداری عائد ہوتی ہے دوسری صورت جب تک وہ کسی نام کے ساتھ نہیں بندھی وہ اپنی من مرضی کی زندگی گزار سکتی ہے جیسے وہ خود گزار رہا تھا۔

اس کی زندگی میں ماہم ایک دوست کی حیثیت سے آئی تھی اور حیرت انگیز طور پر ماہم کی ہر پسند' ہر خیال بالکل صارم جیسا تھا بلکہ اگر کبھی وہ بول رہی ہوتی یا کسی بارے میں اپنی رائے کا اظہار کررہی ہوتی تو صارم کو لگتا کہ وہ ماہم نہیں بلکہ صارم ہی بول رہا ہے۔ اس حیرت انگیز ہم آہنگی کی بدولت وہ جلد ہی اس کی پسند بن گئی۔ وہ اسے زندگی میں شامل کرنے کا سوچ رہا تھا ابھی تو اس نے ماہم سے اپنی پسندیدگی کا اظہار بھی نہیں کیا تھا کہ امینہ بیگم نے گھر میں اس کی شادی کا ذکر چھیڑ دیا۔

اس کی تعلیم مکمل ہوئے ابھی چند ہی ماہ ہوئے تھے' وہ چند سال زندگی کو انجوائے کرنے کے موڈ میں تھا لیکن ماہم کے آنے کے بعد اسے لگا کہ اب اسے جیون ساتھی کے حوالے سے پہلا قدم اٹھا لینا چاہیے۔ گھر میں شادی کا ذکر ہوا تو اس نے جھٹ سے ماہم کا نام لے لیا۔

امینہ بیگم ماہم سے اچھی طرح واقف تھیں' ماہم اور اس جیسے مزاج اور عادات رکھنے والی لڑکیاں انہیں کبھی بھی پسند نہیں رہی تھیں بلکہ ان جیسی لڑکیوں کے ناز و انداز دیکھ کر انہیں خلجان ہونے لگتا۔ ایسی کسی لڑکی کو بہو کے روپ میں تو وہ ہرگز قبول نہیں کرسکتی تھیں۔ امینہ بیگم کا تعلق جدی پشتی امیر خاندان سے تھا اور یہی وجہ تھی کہ وہ نو دولتیوں کو فوراً پہچان جاتی تھیں۔ ان کا ماننا تھا کہ پیسے کو دیکھ کر جو اپنے اطوار بدلے وہ کم اصل ہے۔ اپنے سرکل میں ہزاروں لوگوں کو وہ جانتی تھیں جن کے پاس اچانک ہی پیسہ آتا تھا اور پھر وہ سب ہوتا جو ایلیٹ کلاس کے ماتھے پر بدنما داغ ہے۔ عام لوگوں کے دماغوں میں اب ایلیٹ کلاس بے ہودہ کلاس کے طور پر متعارف تھی۔ امینہ بیگم کے خاندان کی لڑکیاں بھی کوئی برقع پہننے والی نہیں تھیں۔ جدید فیشن سے نہ صرف واقفیت تھی ان سب کو بلکہ وہ اپناتی بھی تھیں لیکن انہیں نمائشی یا اپنا آپ دکھانے والی نہیں کہا جاسکتا تھا۔ وہ صرف نام کے پڑھے لکھے نہیں تھے بلکہ ان کے ہر انداز اور طریقے سے یہ بات ظاہر بھی ہوتی تھی کہ تعلیم ان کے اندر بستی ہے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

امینہ کی خواہش تھی کہ ان کی بہو ایسی ہو جو عورت کی تعریف پر کھری اترے جبکہ صارم کو صرف بیوی چاہیے تھی اور اسی اختلاف کی وجہ سے ان کے درمیان پہلی بار تلخ کلامی ہوئی اور اس تلخ کلامی میں ہی انہیں پہلی بار اندازہ ہوا کہ صارم کی تربیت میں بہت سی کمیاں رہ چکی ہیں اور سب سے بڑی کمزوری یا کمی اس کا کردار ہے۔ کتنے ہی لمحے وہ سن بیٹھی رہیں جیسے انہیں یقین ہی نہیں آیا ہو۔ اب یقین کرنے کے علاوہ کوئی چارہ بھی نہیں تھا لیکن بہرحال وہ یہ طے کرچکی تھیں کہ آسمان چاہے زمین پر آ گرے لیکن وہ صارم کی شادی ماہم یا اس طرح کی کسی بھی لڑکی سے نہیں کروائیں گی۔

نمرہ انہیں شروع سے ہی اچھی لگتی تھی یہ ضروری نہیں تھا کہ وہ نمرہ کو ہی اس گھر کی بہو بناتیں۔ صارم اگر کسی ڈھنگ کی لڑکی کو پسند کرتا تو وہ یقیناً خوشی خوشی اس کے گھر رشتہ لے جاتیں لیکن نمرہ کے رشتے سے انکار جن وجوہات کی بناء پر کیا گیا تھا وہ انہیں سیخ پا کرنے کے لیے کافی تھا اور اب انہوں نے تہیہ کرلیا تھا کہ نمرہ ہی صارم کی بیوی بنے گی جبکہ صارم اس کا اگر بس چلتا تو وہ اس نمرہ کی گردن مروڑ دیتا۔ جس کی وجہ سے ان کے گھر میں فساد برپا تھا۔

بے چاری نمرہ کے تو فرشتوں کو بھی خبر نہیں تھی کہ امینہ بیگم کیا سوچ چکی ہیں اور اس کی قسمت کسی تیزی سے پلٹا کھانے والی ہے۔ وہ جو ماسٹرز میں داخلہ نہ لینے دیئے جانے پر افسردہ تھی۔ وہ اپنے چھوٹے سے گھر کی چھت پر بیٹھی سوچ رہی تھی کہ شاید اس کی ساری زندگی اسی ڈھب پر گزرے گی جس پر وہ اب تک گزارتی آئی ہے اسے کیا علم تھا کہ زندگی میں تبدیلی اس انداز میں بھی آتی ہے۔

❁......❁......❁

وہ چھت پر بیٹھی اڑتے پرندوں کو دیکھ رہی تھی جب عائشہ برابر والی چھت سے اسے موجود دیکھ کر اس کی طرف لپکی۔

”پرندوں کی گنتی کرلی' کتنے تھے؟“ وہ شرارت سے پوچھ رہی تھی نمرہ مسکرادی۔

”شکر ہے تمہارے چہرے پر مسکان تو آئی ورنہ دو دن سے تمہاری روتی شکل دیکھ کر میرا بھی رونے والا منہ بن گیا تھا۔“ عائشہ بالکل ٹھیک ہی کہہ رہی تھی دونوں بچپن سے پکی سہیلیاں تھیں۔

”میرا دل تو اب بھی رونے کو ہی چاہ رہا ہے پتا نہیں میرے حصے میں ایسے اماں ابا کیوں آئے؟ آمنہ آنٹی جیسی اماں بھی تو ہوسکتی تھیں میری۔“ وہ شکوہ کررہی تھی عائشہ اس کے انداز پر زور سے ہنس دی۔

”لوگوں کو شوہروں پر اعتراض ہوتا ہے تمہیں ایسے اماں ابا پر اعتراض ہے۔“ وہ مسکراتے ہوئے بولی نمرہ کا منہ بن گیا۔

”ابھی شوہر جیسی مخلوق سے پالا نہیں پڑا جب پڑا تب کی تب دیکھی جائے گی۔“ اس نے ناک سے مکھی اڑائی۔

”اور جب پالا پڑے گا تب بھی آپ کا یہی رونا ہوگا کہ اللہ جی نے ایسا شوہر ہی میرے نصیب میں کیوں لکھا۔“ عاشی نے اس کی نقل اتارتے ہوئے کہا۔

”شبھ شبھ بولو...... مغرب کا وقت ہے۔“ اس نے جس بے تابی سے کہا تھا عاشی کا قہقہہ تو گونجنا ہی تھا وہ کھسیا کررہ گئی۔

”میرا مطلب تھا کہ میری آخری امیدیں میرے ہونے والے شوہر سے ہی تو جڑی ہیں۔“ اب کی بار اس کا انداز سنجیدہ ہوگیا۔ عاشی کو بھی سنجیدہ ہونا پڑا لیکن کسی کم پڑھے لکھے شخص کو کیا پتا۔

”دیکھو نمرہ...... تم باشعور اور پڑھی لکھی لڑکی ہو تمہیں تو اپنے والدین کی مجبوریوں کو سمجھنا چاہیے ناں۔ وہ کیوں ایک ایک پائی جمع کرتے ہیں...... کیوں تمہیں پروفیشنل ڈگری نہیں لینے دی' خالی خولی بی اے کروادیا؟ اور اب ایم اے میں بھی اس لیے داخلہ نہیں لینے دے رہے کہ لوگ تمہیں زیادہ عمر کا سمجھیں۔ جس برادری سے تمہارا تعلق ہے وہاں بیٹی کی عزت بڑھانے کے لیے ہر صورت ڈھیروں جہیز دینا پڑتا ہے یہی روایت ہے تمہاری برادری

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

کی۔ اب تم خود سوچو اگر تمہاری اس فیشن ڈیزائننگ کی ڈگری کے لیے وہ پیسے خرچ کرنے لگ جائیں گے تو ان کے پاس پیچھے کیا بچے گا؟ تمہارے مستقبل کے لیے ایک مہنگا فلیٹ تک وہ خرید رہے ہیں اور اس کی بھاری قسطیں ادا کررہے ہیں اور تم ہو کہ رونا رو رہی ہو۔" آخر وہ ڈپٹتے ہوئے بولی۔

"تو میں نے کہا ہے ان سے کہ میرے جہیز کو جمع کرنے کے چکر میں میرے ارمانوں پر پانی ڈالیں؟ مجھ کچھ نہیں چاہیے۔" اس نے غصے سے کہا۔

"جس طرح کے لوگوں میں تم جاؤ گی وہاں تمہاری ڈگریاں نہیں دیکھی جائیں گی۔" وہ غصے سے بولی۔

"تمہارے دماغ میں بھوسا بھرا ہوا ہے یا پھر تم جان بوجھ کر یہ سب کررہی ہو۔ اللہ کا خوف کرو اور اپنے والدین پر رحم کرو اس مہنگائی کے دور میں وہ ہاتھی سے لے کر سوئی تک خرید رہے ہیں اور محترمہ کے تیور ہی نہیں مل رہے۔ اس وقت تو تمہیں یہ سب فضول اور بے تکا لگ رہا ہوگا' خوب لیکچر یاد کررکھے ہوں گے کہ شادی کی کامیابی کی ضمانت جہیز کو نہیں سمجھنا چاہیے۔ جہیز ایک لعنت ہے وغیرہ وغیرہ لیکن جب خود ماں بنو گی اور رواج کو سمجھو گی تب عقل آئے گی۔ یہ رواج ناجائز ہی سہی لیکن انسان اپنی عزت بنانے کے لیے بہت کچھ ناجائز بھی کرتا ہے۔ کہنے کو تو میں اور بہت کچھ بھی کہہ سکتی ہوں اور سمجھا سکتی ہوں لیکن تمہیں یہی لگے گا کہ میں اس جہیز کی رسم کی تائید کررہی ہوں حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے' میں تمہارے والدین کا نقطہ نظر تمہیں سمجھا رہی ہوں۔ چاہے وہ خود بھی اس جہیز کے خلاف ہوں لیکن بہرحال انہیں اس چیز کو اپنانا ہے کیونکہ اس کے بغیر چارہ نہیں اور جہاں تک تمہارے شوق کی بات ہے تو اس کا بھی ایک حل ہے' کوئی آن لائن کورس کرلو ڈیزائننگ تو تم اب بھی کرتی ہو بہتر ہوگا کہ کسی بوتیک والی سے رابطہ بھی کرلو۔ جب تک تمہارے لیے کوئی رشتہ نہیں مل جاتا تب تک تو تم لوکل ڈیزائنر تو بن ہی جاؤ گی۔" وہ اب ہلکے پھلکے لہجے میں بول رہی تھی جبکہ نمرہ بالکل خاموش ہوگئی تھی۔

اسے یاد آرہا تھا کہ صوفیہ آپی کی شادی کے وقت اس کے والدین کس قدر پرسکون تھے کہ وہ ہر طرح کی رسم ہر طرح کے رواج کو پورا کرپائے تھے۔ اسے اپنی پڑوس کی شادی یاد آئی جہاں مہناز کی اماں اس کے سسرالیوں کی آمد پر اور بارات کو صرف دو طرح کا کھانا کھلانے پر کس قدر پریشان اور مضمحل تھیں' ان کا اداس چہرہ نمرہ کی آنکھوں میں گھوما تو وہ کانپ کر رہ گئی۔ کچھ رواج ہمارے لیے نقصان دہ سہی لیکن انہیں نبھانا ہماری مجبوری بن چکا ہے۔

آج وہ اس جملے سے سو فیصد اتفاق کرنے کے قائل ہوگئی تھی۔ اسے شرمندگی بھی ہوئی کہ پچھلے دو سال سے وہ جو اپنے والدین کو بلاجھجک "کنجوس" ہونے کا خطاب دے دیا کرتی تھی وہ کنجوسی دراصل اس کے مستقبل کی بہتری کی طرف ایک کوشش تھی۔

اولاد کبھی بھی ماں باپ کی محبت کو نہیں پہنچ پاتی۔

❁ ❁ ❁

وہ نمرہ کو دو سال سے جانتا تھا اور یہ جاننا بہت سرسری سا تھا۔ نمرہ اور اس کی فیملی امینہ کے کوئی پرانے جاننے والے تھے جن سے بہت پہلے رابطہ ختم ہوگیا تھا لیکن پھر ایک اتفاقی ملاقات میں پھر سے پرانے تعلقات بحال ہوگئے۔ امینہ بیگم خود ہی ہفتے دو ہفتے بعد ان کے گھر پہنچ جاتی تھیں۔ نمرہ کی والدہ اور ان کی خوب بنتی تھی' نمرہ خود بھی خوش مزاج سی تھی اور جب امینہ بیگم کو علم ہوا کہ اسے فیشن ڈیزائنر بننا ہے تو اس کی اس سوچ سے وہ متاثر ہوگئی تھیں لیکن عارفہ بیگم کے خیالات جان کر وہ خاموش ہوگئیں' ظاہر ہے تعلقات جتنے بھی اچھے تھے لیکن وہ اس معاملے میں زیادہ نہیں بول سکتی تھیں۔

البتہ نمرہ کو جلتے کڑھتے دیکھ کر انہیں دکھ ہوتا۔ وہ اسے با آسانی داخلہ دلوا سکتی تھیں اور تمام اخراجات بھی برداشت کرسکتی تھیں لیکن ایسا کرنے سے ان کی عزت نفس مجروح ہوتی ہے اور وہ ایسا نہیں چاہتی تھیں۔ البتہ ایک کام انہوں نے ضرور کیا تھا نمرہ نے ان کے ہی کہنے

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

پر سلائی سینٹر میں داخلہ لے لیا تھا۔ چھ ماہ میں ہی وہ بہترین اور ہر طرح کی سلائی سیکھ چکی تھی۔ اب وہ مختلف طرح کی کڑھائی سیکھ رہی تھی اور امینہ بیگم اس سے نت نئے ڈیزائن کری ایٹ کروانے کے لیے اپنے کپڑے پیش کرتیں۔ وہ اپنی مرضی سے ان پر طرح طرح کے تجربات کرتی' کبھی یہ تجربات کامیاب ہوتے تو کبھی ناکام۔ ان دو سال میں' صارم کئی بار ان کے گھر آیا تھا لیکن یہ آنا محض ضرورت کے تحت تھا جب بھی امینہ بیگم مصروف ہوتیں اور نمرہ کے گھر سے انہیں ارجنٹ کپڑے منگوانے ہوتے تو وہ اسے بھیج دیتیں۔ وہ ان سے زیادہ واقفیت نہیں رکھتا تھا' نہ ہی امینہ نے اس سے ان کے بارے میں کچھ زیادہ ڈسکس کیا تھا۔ اس نے اپنے طور پر سوچ لیا تھا کہ نمرہ کسی بے حد غریب خاندان کی لڑکی ہے جس سے اس کی امی ازراہِ ہمدردی سلائی کڑھائی کروا کر کپڑے اپنی بھانجیوں بھتیجیوں میں بانٹ دیتی تھیں۔

اس کا یہ اندازہ راسخ کرنے میں نمرہ کا ہی ہاتھ تھا' وہ جب جب اس سے ملا اسے اول جلول گھسے پٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس دیکھا۔ الجھے بال' ماتھے پر تیوریاں حتیٰ کہ منہ تک نہ دھلا ہوتا تھا۔ یہ اتفاق ہی تھا کہ وہ بری طرح سے گھر کے کاموں میں الجھی ہوتی یا کپڑے دھو رہی ہوتی تو اسے امینہ بیگم کا پیغام ملتا کہ صارم آ رہا ہے' کپڑے اسے دے دو۔

نمرہ نے جب پہلی بار صارم کو دیکھا تو اس وقت اسے اندازہ ہوگیا کہ موصوف کافی نک چڑھے ہیں' صارم کے چہرے پر بے زاری اور اکتاہٹ دیکھ کر اس نے مہمان نوازی کی سوچ کو بائے بائے کہہ کر لٹھ مارنے والے انداز میں اسے شاپر تھمائے تھے اور پھر یہ سلسلہ یونہی چل پڑا تھا۔ نمرہ کو کسی اور کے دروازے پر نخرے اور منہ بنا کر آنے والے لوگوں سے انتہا درجے کی کوفت ہوتی تھی اب یہی کوفت اسے صارم کو دیکھ کر بھی ہونے لگی تھی۔

صارم کا بھی یہی حال تھا' اسے اس طرح کے حلیے والی لڑکیاں رتی برابر بھی پسند نہیں تھیں۔ اس پر اس کا عجیب انداز' ایسی لڑکی کو دوست دیکھنا بھی وہ گوارا نہ کرتا اور اس کی امی جان اسی لڑکی کو اس کے سر پر مسلط کرنا چاہ رہی تھیں اسے اپنے چاروں طرف گھپ اندھیرا محسوس ہو رہا تھا۔

❀......❀......❀

صارم نے اپنے پاپا سے بات کی' وہ بھی امینہ بیگم کی اس زور زبردستی کے خلاف تھے۔ انہیں اندازہ ہی نہیں تھا کہ بات اتنی بڑھ گئی ہے۔ صارم کو دلاسہ دے کر وہ امینہ بیگم سے بات کرنے آئے تھے۔ وہ کمرے میں بیٹھی کپڑے تہہ کر رہی تھیں' کچھ دیر پہلے وہ صارم کے کمرے کے سامنے سے گزری تھیں دونوں باپ بیٹے کو انتہائی سنجیدگی سے آہستہ آواز میں بات کرتے دیکھ کر وہ سمجھ گئی تھیں کہ اسی حوالے سے بات ہو رہی ہوگی۔ وہ منتظر تھیں کہ کب مجتبیٰ صاحب ان سے بات کرتے ہیں' کچھ ہی دیر بعد وہ کمرے میں آ گئے۔

"میں نے سنا ہے آپ نے صارم کے لیے لڑکی پسند کر لی ہے۔" وہ صوفے پر بیٹھتے ہی بولے' بیڈ پر کپڑے رکھے تھے جو وہ تہہ کر رہی تھیں' ان کی بات سن کر انہوں نے کپڑے وہیں چھوڑ دیے۔

"آپ نے بالکل ٹھیک سنا ہے۔" وہ انتہائی سنجیدہ لہجے میں بولیں۔

"لیکن صارم کسی اور کو پسند کرتا ہے' آپ یہ بات جانتی ہیں پھر بھی آپ زبردستی کر رہی ہیں...... کیوں؟"

"کیونکہ اس کے لیے یہی بہتر ہے لیکن فی الحال وہ اس بات کو سمجھنے سے قاصر ہے۔"

"وہ آپ کی پسند کردہ لڑکی کو اپنے اسٹینڈرڈ اور معیار کا نہیں سمجھتا۔" ان کا یہ کہنا ہی تھا کہ امینہ بیگم نے غصے سے ہاتھ میں پکڑی قمیص کو بستر پر پھینکا۔

"آپ کے بیٹے کو اور اس کے گھٹیا اسٹینڈرڈ کو بھی میں اچھی طرح سے دیکھ چکی ہوں' آپ نے ٹھیک کہا' نمرہ اس کے اسٹینڈرڈ کی نہیں ہے۔ وہ اس کے اسٹینڈرڈ کی ہو بھی نہیں سکتی کیونکہ صارم جیسے چھوٹی اور محدود سوچ کا مرد اس جیسی لڑکی کے قابل ہو ہی نہیں سکتا۔ آپ کا بیٹا وہ مکھی بن

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

چکا ہے جسے گند پر بیٹھنے کی عادت ہوگئی ہے جو خود بھی گندگی کا ڈھیر ہے۔" یہ کہتے ہوئے خود امینہ بیگم کو جس کرب سے گزرنا پڑا تھا وہ ان کے چہرے پر رقم تھا۔ باہر کھڑا صارم بھی جیسے سن ہوگیا۔

"امینہ سوچ سمجھ کر بولا کریں' آپ کو اپنی اولاد سے زیادہ وہ لڑکی عزیز ہے جو آپ اپنی اولاد کے بارے میں یہ کہہ رہی ہیں۔" وہ غم و غصے سے بولے۔

"کسی بھی عورت کو اپنی اولاد سے عزیز کچھ نہیں ہوتا لیکن میں ان ماؤں میں سے نہیں ہوں جو اپنی اولاد کی غلطیوں پر آنکھیں اور کان بند کرکے انہیں بہترین ثابت کرنے کی کوشش کرتی ہیں...... جب میں نے صارم سے نمرہ کے حوالے سے بات کی تب آپ جانتے ہیں کہ آپ کے بیٹے نے مجھ سے کیا کہا تھا؟" ان کا لہجہ جیسے رندھ گیا تھا۔

"آپ کے بیٹے نے کہا کہ اسے نمرہ جیسی نیک پروین ٹائپ لڑکیوں میں کبھی بھی دلچسپی نہیں رہی' اسے ماہم جیسی لڑکیاں پسند ہیں کیونکہ وہ بھی اس کے جیسا ہی ہے۔ میں نمرہ کے لیے کوئی نیک مرد ہی ڈھونڈوں' اس بات کا مطلب سمجھتے ہیں آپ؟ کہ آپ کے بیٹے کے پاس کردار نہیں رہا۔ وہ نامحرم عورتوں کے ساتھ راتیں بسر کرتا رہا ہے۔ وہ سب سے بڑا گناہ کرکے بھی شرمندگی محسوس نہیں کرتا اسی لیے وہ اسی قماش کی عورت سے شادی کرے گا۔" اب ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے' دروازے کے پار کھڑا صارم اور صوفے پر بیٹھے مجتبیٰ دونوں ساکت تھے۔

"میں یہی سمجھتی رہی کہ بچپن کے پڑھائے گئے حلال و حرام کے فرق کو وہ کبھی نہیں بھولے گا لیکن میں غلط تھی۔ وہ تو سب کچھ بھول گیا' اسے تو کچھ بھی یاد نہیں اور اب وہ چاہ رہا ہے کہ وہ اسی بھولے ہوئے کو بھی یاد نہ کرے۔ وہ غلاظت کا ڈھیر ہے تو ویسے کا ویسا ہی رہے اور اپنی آنے والی نسل کو بھی اسی گندگی کا حصہ بنائے۔ آپ اس فعل میں صارم کے ساتھ ہوں گے لیکن میں نہیں ہوں۔ اسے ماہم سے شادی کرنی ہے کرلے مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن نہ تو صارم اس گھر میں آئے گا نہ ہی وہ لڑکی۔ یہ میرا آخری فیصلہ ہے جو میں کسی صورت بھی نہیں بدل سکتی۔ میں اپنے ہاتھوں اس کے لیے مزید تباہیوں کے در نہیں کھول سکتی۔ میں اس کی ماں ہوں' مجھے جتنی فکر اس کی دنیا کی ہے اتنی ہی آخرت کی بھی ہے۔ مجھے اللہ کے سامنے جواب دہ ہونا ہے اور میں اس کے سامنے شرمندہ نہیں ہونا چاہتی۔"

ہمیشہ ہر بات کو ہلکا پھلکا لینے والی امینہ بیگم اس وقت گہرے صدمے میں تھیں۔ جیسے ان کے اندر صارم کی باتوں سے لاوا پک گیا تھا۔ وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھیں کہ ان کا بیٹا ان کے سامنے ایسے اعترافات بھی کرے گا کہ ان کا دل پھٹنے کے قریب پہنچ جائے گا۔

باہر کھڑا صارم بھی کبھی یہ نہیں سوچ سکتا تھا کہ اس کی عزیز از جان ماں کے لیے وہ گندگی کا ڈھیر بن کر رہ جائے گا۔ اسے لگا جیسے اس کے وجود پر ہزاروں کی تعداد میں مکھیاں آن بیٹھی ہوں' وہ کانپ کر رہ گیا۔

❁......❁......❁

اس واقعے کے بعد وہ گم صم ہوکر رہ گیا تھا' ماہم سے بھی بہت کم ملتا' اب ماہم کے انداز و اطوار میں بھی اس کے لیے ایک خاص دلچسپی پیدا ہوگئی تھی جس کا اظہار وہ کرتی رہتی۔ ماہم کی اس دلچسپی پر اس کا دل ماہم کی جانب جھکنے لگتا۔ اس کے دل میں قربتوں کی خواہش انگڑائیاں لینے لگی لیکن امینہ بیگم کے الفاظ بے قابو رہتے جذبات پر بند باندھ دیتے لیکن وہ کب تک خود سے لڑسکتا تھا۔ ماہم کی دن بہ دن بڑھتی بے باکیاں اور بے قراریاں صارم کے وجود میں بھی آگ لگا رہی تھیں۔ اس کا نفس ایک بار پھر اس پر حاوی ہونے لگا تھا' اس نے خود پر اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھا۔ ایک مزیدار ڈنر کے بعد وہ دونوں ہاتھوں میں ہاتھ تھامے سڑک کے کنارے چل رہے تھے۔ ماہم کے لباس سے لے کر ہر چیز ہی اس وقت صارم کو اپنی طرف متوجہ کررہی تھی۔ اس کے وجود سے اٹھتی مہک کو وہ اپنی سانسوں میں اتارنے کے لیے

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

بے چین ہونے لگا تو وہیں اسے بازو سے پکڑ کر قدرے اندھیرے والی جگہ پر ہو گیا۔

''ماہم......'' اس کے لبوں سے ماہم کا نام سرسراتا ہوا ادا ہوا اس سے پہلے کہ طوفان آتا اور سب کچھ بہا لے جاتا' صارم کو اپنے قریب کسی کے بولنے کی آواز آئی۔

''ارے اماں بس ہم آرہے ہیں' آپ پریشان مت ہوں۔'' جانی پہچانی آواز مگر بے ترتیب سی' شاید وہ دوڑ رہی تھی لیکن وہ ایک نہیں دو تھیں۔ اس سے پہلے کہ صارم ماہم سے الگ ہوتا' کوئی ٹھٹک کر وہیں رکا تھا وہ نمرہ تھی' سیاہ چادر لپیٹے دونوں ہاتھوں میں سامان سے بھرے شاپر تھے۔ نمرہ نے ایک نظر میں سامنے کھڑے صارم کو پہچان لیا اور انہی لمحوں میں صارم نے دیکھا تھا کہ نمرہ کی آنکھوں میں اس کے لیے کراہیت پیدا ہوئی تھی' جیسے اس نے غلاظت کے ڈھیر کو دیکھ لیا ہو وہ حرکت کرنے کے قابل نہیں رہا۔

وہ دونوں بنا کچھ کہے وہاں سے گزر چکی تھیں' ماہم اسے پکار رہی تھی۔ اس کے چہرے کو اپنی طرف موڑتے ہوئے کہہ رہی تھی کہ ان دو اولڈ فیشن لڑکیوں نے سارا مزا کرکرا کر دیا۔ وہ بت بن گیا تھا۔

❁......❁......❁

گھر واپس آنے کے بعد بھی اس کے ذہن میں صارم اور وہ لڑکی گھومتے رہے۔ اس کا دماغ چکرا کر رہ گیا تھا' وہ اور عاشی اپنے لیے کچھ کپڑے خریدنے شاپنگ مال آئی تھیں۔ انہیں وقت گزرنے کا احساس ہی نہیں ہوا تھا' جب ہوش آیا تب رات ہو چکی تھی۔ اب جس جگہ وہ کھڑی تھیں وہاں سے ان کے روٹ کی بس تو آتی لیکن تل دھرنے کی بھی جگہ نہ ہوتی اس لیے دونوں نے فیصلہ کیا تھا کہ ذرا پیچھے چل کر کھڑا ہوا جائے۔ ہو سکتا ہے اس طرف بس آئے تو انہیں کھڑے ہونے کی ہی جگہ مل جائے اسی لیے وہ دوڑ رہی تھیں اور تب وہ ٹھٹک گئی جب جانا پہچانا صارم اسے ایک لڑکی کے بے حد قریب کھڑا دکھائی دیا۔ صد شکر کہ عاشی نے اس کا چہرہ نہیں دیکھا تھا' وہ اس کے پیچھے تھی اور اسی ایک لمحے میں نمرہ نے اپنی رفتار بڑھا کر عاشی کا بھی ہاتھ کھینچا تھا۔ عاشی خود بھی ان کی پشت دیکھ کر ہی کانپ کر رہ گئی اور سارے راستے استغفار پڑھتی رہی' یہ منظر دیکھ کر دونوں کے ہی رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔

اور اب اپنے بستر پر لیٹنے کے بعد بھی وہ اسی کو سوچ رہی تھی' چند دن پہلے ہی امینہ بیگم نے اس کے گھر والوں سے صارم کے لیے نمرہ کا ہاتھ مانگا تھا۔ اسے صارم میں کبھی بھی کشش محسوس نہیں ہوئی حالانکہ وہ اچھا خاصا خوبرو تھا۔ رشتے کی بات سن کر بھی اس کے دل کے اندر جگنو نہیں جگمگائے تھے البتہ اس بات کی امید ضرور تھی کہ وہ صارم سے شادی کے بعد اپنی خواہش پوری کر پائے گی۔ صارم اسے تنک چڑھا اور نخریلا لگا تھا ایسے لوگ تو اسے ایک آنکھ نہیں بھاتے تھے لیکن اسے یہ اندازہ نہیں تھا کہ وہ کردار کے معاملے میں بھی پست ہوگا۔

''کیا امینہ بیگم کو اپنے بیٹے کے بارے میں علم نہیں ہوگا؟'' وہ چھت پر نگاہیں جمائے سوچ رہی تھی کہ اس کا موبائل بجا۔ اس نے دیکھا امینہ بیگم اسے فون کر رہی تھیں' وہ اکثر اس سے فون پر باتیں کرتی تھیں ان کا نمبر دیکھ کر اس نے بے دلی سے فون اٹھایا۔ رسمی خیر خیریت کے بعد وہ اب اس سے کی گئی شاپنگ کا پوچھ رہی تھیں اور یہ بھی کہ وہ ان کپڑوں کو کس انداز میں سیے گی؟ لیکن وہ ہوں ہاں میں جواب دیتی رہی' وہ اس کی بے توجہی اور بے دلی بھانپ گئیں۔

''کیا بات ہے نمرہ......کوئی بات ہوئی ہے؟'' انہوں نے نرمی سے پوچھا۔

''جی بات تو ہوئی ہے' میں نے آج واپسی پر صارم کو کسی لڑکی کے ساتھ دیکھا تھا۔ وہ دونوں اندھیری سڑک پر ایک دوسرے کے قریب موجود تھے۔'' نمرہ کی صاف گوئی انہیں پسند تھی لیکن آج اس کا یوں بولنا انہیں تکلیف میں مبتلا کر گیا' کتنی ہی دیر وہ خاموش رہیں۔

''میں صرف آپ سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ آپ نے اپنے بیٹے کے لیے مجھے کیوں چنا؟ میں نے آپ کی نیت پر کبھی شک نہیں کیا اور نہ ہی میں ایسا سوچ سکتی

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

ہوں۔ میں یہ بھی جانتی ہوں کہ جس کلاس سے آپ کا تعلق ہے وہاں لڑکے تو لڑکے لڑکیوں کے بھی ایسے فعل پر انہیں کچھ نہیں کہا جاتا۔'' (مطلب کہ نمرہ بھی ان کی کلاس کو غیرت سے عاری سمجھ رہی تھی) انہیں بہت دکھ ہوا۔

''ان کے لیے یہ سب بے حد معمولی ہے لیکن آپ کے لیے یہ سب باتیں معمولی نہیں۔ آپ کو ایسی بہو چاہیے جو آپ کی نسل کا مستقبل سنوار سکے لیکن......'' وہ خاموش ہوگئی۔ اس کے کانوں میں امینہ بیگم کی گھٹی ہوئی سانس کی آواز آئی جیسے وہ ضبط کر رہی ہوں۔

''میں تم سے کل بات کروں گی۔'' انہوں نے یہ کہہ کر فون بند کردیا۔ نمرہ کو افسوس ہوا کہ اس نے کیوں ان سے یہ سب کہہ دیا۔ مائیں تو ہمیشہ اپنے بچوں کے لیے اچھا چاہتی ہیں' وہ اس کی بات سن کر کتنی دکھی ہوگئی ہوں گی' مختلف باتوں کو سوچتے سوچتے کب اس کی آنکھ لگی اسے علم نہ ہوسکا۔

اگلے روز امینہ بیگم خود ہی آگئیں' اس کی اماں گھر پر نہیں تھیں۔ ان کی غیر موجودگی امینہ بیگم کے لیے بہتر تھی کہ وہ اس سے کھل کر بات کرسکتی تھیں۔ وہ انہیں اپنے کمرے میں لے آئی' ہمیشہ کی طرح وہ ان سے اپنی چھوٹی چھوٹی باتیں شیئر کرنے لگی۔ ہر بار کی طرح وہ مسکرا مسکرا کر باتوں کے جواب نہیں دے رہی تھیں بلکہ چپ چاپ اس کا چہرہ دیکھ رہی تھیں۔ نمرہ خود ہی اس موضوع کی طرف آگئی۔

''آئی ایم سوری آنٹی...... میں نے جو کچھ کل رات کہا وہ بنا سوچے سمجھے کہا تھا۔ آپ کو بہت دکھ ہوا ہوگا۔'' وہ افسوس میں لگ رہی تھی' انہوں نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

''تمہیں آج ایک بات بتاؤں میں؟ تم اچھی طرح جانتی ہو کہ میرا اور مجتبیٰ کا خاندان کتنا بڑا اور دوست احباب کا کتنا وسیع حلقہ ہے لیکن اس کے باوجود میں کثرت سے اس گھر میں کیوں آتی ہوں؟ کیونکہ یہاں تم رہتی ہو' تمہیں دیکھ کر تم سے بات کرکے مجھے لگا کہ اگر میری بیٹی ہوتی تو تم جیسی ہوتی۔ تمہاری سادگی' تمہارا کھرا پن ہی مجھے تمہاری طرف کھینچتا تھا' میں نے تم جیسی متوازن لڑکیاں بہت کم دیکھی ہیں۔ کوئی بھی انسان مکمل نہیں ہوتا تم بھی نہیں ہو لیکن تمہاری خوبیاں نظر انداز کرنے کے لائق نہیں ہیں۔ اسی لیے میں نے سوچ لیا تھا کہ تمہیں ہی اپنی بہو بناؤں گی کیونکہ تمہارے لیے بھی مذہب' اقدار و روایات بہت اہم ہے۔ تمہیں بہو بنانے کا خیال میرے دل میں آج کل میں نہیں بلکہ دو سال سے پل رہا ہے۔ اس کی ایک نہیں کئی وجوہات ہیں۔'' وہ سانس لینے کو رکیں' نمرہ پوری توجہ سے انہیں سن رہی تھی۔

''مجھے صارم کی دوستیوں کا اندازہ نہیں تھا جب میں نے اس سے تمہارے رشتے کی بات کی تب اس نے مجھے یہ بات بتائی۔ میں سن رہ گئی تھی' کوئی بھی ماں کبھی یہ نہیں چاہتی کہ اس کی اولاد بے راہ روی کا شکار ہو۔ میں نے بھی ایسا کبھی نہیں چاہا لیکن...... لیکن صارم بہک گیا' وہ مرد ہے۔ مرد ذات کے جذبے منہ زور ہوتے ہیں' ان پہ بندھ نہیں بندھتا کیونکہ مرد کو اس کی ضرورت نہیں ہے جبکہ عورت...... عورت کے اندر قدرتی شرم و حیا ہوتی ہے وہ صرف اس مرد کی قربت چاہتی ہے جس سے اسے محبت ہو۔ عورت صرف تخلیق کے کڑے مرحلے سے نہیں گزرتی بلکہ اولاد کی تربیت کے دوران بھی اس پر بہت بھاری مراحل آتے ہیں۔ مرد اولاد کی تربیت نہیں کرتا' وہ صرف کماتا ہے یہ ذمہ داری عورت کی ہے اور اسی لیے ہے کیونکہ وہ نسلوں کی ضامن سمجھی جاتی ہے۔ سیانے کہتے ہیں ایک عورت سات نسلیں سنوارتی ہے اور عورت ہی سات نسلیں بگاڑتی ہے۔ تم خود سوچو مرد اگر بد کردار ہو تو وہ اکیلا اس کام میں ہوگا وہ اپنی اولاد پر کردار کے حوالے سے سختی رکھ سکتا ہے کیونکہ وہ حاکم ہے۔ حاکم جیسا بھی ہو وہ اپنی رعایا یا عوام کو اپنی مرضی کے اصولوں پر چلا سکتا ہے لیکن اگر عورت کردار کی کچی ہو تو سات نسلیں تباہ ہوجاتی ہیں' تم میری بات سمجھ رہی ہو ناں۔'' اس نے اثبات میں سر ہلایا' وہ اس بوسیدہ مگر حقیقت پر مبنی فلسفے کو بچپن سے جانتی تھی۔

❀......❀......❀

وہ بہت سے ایسے لوگوں کو دیکھتی آئی تھی جو خود چاہے

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

پستیوں میں تھے لیکن ان مردوں میں سے اکثر کا اپنے گھر اور اولاد پر بہت کنٹرول تھا۔ اس نے ایسی عورتیں بھی دیکھی تھیں اور تب اسے اندازہ ہوا تھا کہ بری عورت کیسے نسل خراب کرتی ہے۔ وہ امینہ بیگم کا موقف اچھی طرح سمجھ چکی تھی لیکن اس کا دل چاہتا تھا کہ وہ صارم کو انکار کردے لیکن پھر امینہ بیگم کی محبت یاد آتی تو خاموشی کی چادر اوڑھ لیتی۔ وہ اپنے تئیں یہ سوچ چکی تھی کہ اس کی اور صارم کی کسی صورت نہیں نبھے گی اس نے پھر بھی انکار نہیں کیا' رشتہ طے کردیا گیا تھا۔

اسے رتی برابر بھی خوشی محسوس نہیں ہوئی' جس رات اس کی بات پکی ہوئی اسی رات صارم نے اسے پہلی بار فون کیا تھا۔ وہ بہت بے چین تھا لیکن اپنا اضطراب وہ اس معمولی لڑکی پر بھی ظاہر نہیں کرتا' اسی لیے اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اسے کھری کھری سنائے گا۔ وہ اس کے بارے میں کیا سوچتی ہے اسے فرق نہیں پڑتا تھا لیکن امینہ بیگم اسے کیا سمجھتی ہیں اس بات سے اس کی نیندیں حرام ہوگئی تھیں اور نمرہ نے جو اُن دونوں کو دیکھا تھا وہ بات بھی امینہ بیگم کے علم میں آگئی تھی۔ اسے دوسری بار بے تحاشا شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا تھا لیکن ایک طرح سے وہ مطمئن بھی تھا کہ نمرہ انکار کردے گی اسی لیے اس نے حامی بھری تھی لیکن اس کے اقرار سے پہلے ہی وہ بات کرچکی تھیں' وہاں سے ہونے والے اقرار نے اسے سیخ پا کردیا تھا۔

نمرہ اس کی کمزوری سے واقف ہوکر بھی اس سے شادی کررہی ہے۔ اس سے یہ بات ہضم نہیں ہورہی تھی' اس نے امینہ بیگم کے موبائل سے اس کا نمبر حاصل کرکے فون کیا اس وقت رات کے بارہ بج رہے تھے جب اس نے نمبر ملایا' پانچویں بیل پر فون اٹھالیا گیا۔

"ہیلو......" نیند میں ڈوبی ہوئی آواز جیسے مشکل سے بولا جارہا ہو۔ مہارانی کتنے سکون سے سورہی ہیں' اسے جی بھر کے غصہ آیا۔

"ہیلو میں صارم......" اس نے سپاٹ لہجے میں کہا چند لمحوں کے لیے وہاں خاموشی چھاگئی۔

آنچل کی بہن حجاب میں سلسلے وار ناول

ماہنامہ حجاب کراچی

شائع ہوگیا ہے

ملک کی مشہور معروف قلمکاروں کے سلسلے وار ناول، ناولٹ اور افسانوں سے آراستہ ایک مکمل جریدہ گھر بھر کی دلچسپی صرف ایک ہی رسالے میں موجود جو آپ کی آسودگی کا باعث بنے گا اور وہ صرف "حجاب" آج ہی ہاکر سے کہہ کر اپنی کاپی بک کرالیں۔

اس کے علاوہ

خوب صورت اشعار منتخب غزلوں اور اقتباسات پر مبنی مستقل سلسلے

اور بہت کچھ آپ کی پسند اور آرا کے مطابق

Infoohijab@gmail.com
info@aanchal.com.pk

کسی بھی قسم کی شکایت کی صورت میں

021-35620771/2
0300-8264242

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

''اب سوچ رہی ہوگی کہ آواز میں کتنی مٹھاس بھروں کہ صارم مجھ سے متاثر ہوجائے۔'' غصے کی انتہا پر جا کر وہ اوٹ پٹانگ سوچ رہا تھا' وہ نمرہ سے ناواقف تھا۔

''آپ صارم ہیں یا کوئی اور' رات کے اس پہر فون کرنے کی کوئی تک نہیں بنتی۔ اگر آپ کو کوئی ضروری بات کرنی ہے تو دن کے کسی بھی حصے میں فون کرنے کی زحمت کرلیجیے گا میں آپ کا مسئلہ سن لوں گی' اس وقت کے لیے معذرت۔'' نمرہ کی تیز غصیلی آواز سن کر کئی لمحے تو وہ کچھ بولنے کے قابل نہیں رہا۔

''تم خود کو کیا سمجھتی ہو؟'' وہ دھاڑ کر بولا تھا' نمرہ نے جواب دیے بغیر فون کاٹ دیا' اس نے دوبارہ نمبر ملایا موبائل آف جارہا تھا' وہ بلبلا کر رہ گیا۔

''دو ٹکے کی لڑکی کیا سمجھتی ہے خود کو؟'' میں اس سے پیار بھری باتیں کرنے کے لیے فون کررہا تھا؟ وہ سوچنے لگا مگر ایک دم چونک گیا۔

''دو ٹکے......؟'' جیسے اندر سے کہیں آواز آئی اور پھر اس کے اردگرد امینہ بیگم کی آواز گونجی۔

''آپ کے بیٹے کو وہ ہیرے جیسی لڑکی دو ٹکے کی لگتی ہے کیونکہ وہ خود ٹکے بھر کا بھی نہیں رہا۔ انتہا درجے کا بے غیرت ہوگیا ہے' اب سڑکوں پر کھلے عام بے حیائی کرکے اس عمر میں ہمارے ماتھے پر کالک لگوا رہا ہے۔'' ان کی آواز اس کے اعصاب پر ہتھوڑے کی طرح برس رہی تھی' وہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

وہ جہاں جاتا اگر کسی لڑکی سے ہاتھ ملاتا تو اسے لگتا اس کے ہاتھوں پر غلاظت لگ گئی ہے۔ اس کے اردگرد اس کی امی کی نفرت اور تاسف میں ڈوبی آواز گونجتی اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کرے۔

''یہ سب نمرہ کی وجہ سے شروع ہوا ہے اس چڑیل نے یقیناً امی پر کالا جادو کیا ہے ورنہ وہ کبھی میرے خلاف نہ جاتیں۔ ایک بار شادی ہوجانے دو تم' ایسا مزہ چکھاؤں گا کہ یاد رکھوگی۔'' وہ انتقام کی آگ میں جھلسنے لگا جبکہ نمرہ کے اردگرد جیسے ٹھنڈی ہوا میں چلنے لگی تھیں۔ صارم کو اس نے اچھا مزہ چکھایا تھا' اسے اندازہ تھا کہ وہ اس وقت جل کڑھ رہا ہوگا اور یہی چیز نمرہ کے لیے سکون کا باعث بن رہی تھی۔ وہ مزے سے سوگئی جبکہ صارم اس سے انتقام کا سوچ رہا تھا حالانکہ وہ خود سے واقف تھا کہ وہ انتقام لینے والوں میں سے نہیں ہے۔

❁......❁......❁

چار ماہ بعد وہ دن بھی آگیا جب نمرہ دلہن بن کر اس کے آنگن میں اتری۔ اس دن امینہ بیگم بے تحاشا خوش تھیں' انہیں یقین تھا کہ نمرہ ان کے بیٹے کی سوچ تبدیل کردے گی۔ اس گھر کو روایات واقدار کی پاسداری کرنے والا گھر بنادے گی۔ نمرہ اصول پسند تھی اور اپنے ارادوں کی پکی' اس کی ان ہی دو خصوصیات پر امینہ بیگم کو مکمل بھروسہ تھا۔ اسے صارم کے کمرے میں بٹھا کر وہ خود اس کے پاس بیٹھ گئی تھیں۔ انہیں اندازہ تھا کہ نمرہ کے احساسات اس وقت کیا ہوں گے۔ اس نے ایک ایسے انسان کا ساتھ قبول کیا تھا جسے نہ چاہنے کے باوجود وہ آج اس کے کمرے میں تھی' یہ اس بات کا ثبوت تھا کہ وہ واقعی امینہ بیگم کو دل سے عزت دیتی ہے۔

''تم نے میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش پوری کردی ہے' میں اب مطمئن ہوں کہ آنے والا وقت بہت اچھا ہوگا۔ میری ساری امیدوں کا مرکز تم ہو' مجھے صرف تم پر بھروسہ ہے کہ تم اس گھر کو خوشیاں دوگی' نہ صرف دوگی بلکہ خود بھی خوش رہوگی۔'' وہ پرنم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے بولیں۔ نمرہ ہزار خدشوں کے باوجود مسکرادی' ان کے ہاتھ میں رکھے اپنے ہاتھ کو اس نے دیکھا اور دوسرا ہاتھ بھی ان کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

''میں اپنی طرف سے پوری کوشش کروں گی۔'' اس نے انہیں یقین دلایا' وہ اس کا ماتھا چوم کر اٹھ کھڑی ہوئیں' ان کے جانے کے کچھ دیر بعد صارم اندر آیا۔ نمرہ ریلیکس ہوکر ٹیک لگا کر آدھی بیٹھی اور آدھی لیٹی تھی۔ کھٹکے پر بھی سر اٹھا کر نہ دیکھا' اس کی آنکھیں بند تھیں۔ وہ آہستگی سے اس کے قریب بیٹھ گیا' اجڑے حلیے اور بکھرے بالوں والی

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

نمرہ تو شاید غائب ہوگئی تھی۔ یہاں تو صاف ستھری دنیا بھر کی رعنائی لیے گندم کی بالی جیسی چمکتی رنگت والی نمرہ تھی۔

وہ کچھ دیر اس کے نقوش پر غور کرتا رہا' اسے اندازہ ہوا کہ وہ کافی تیکھے تھے جیسے کہ نمرہ خود تیکھی تھی۔ اس کی نظریں اس کے چہرے سے پھسل کر گردن ہاتھوں پھر پاؤں پر آئیں۔ اس تفصیلی جائزے کے دوران ہی اس کی دھڑکنیں بڑھ گئی تھیں اس لیے نہیں کہ وہ اس پر عاشق ہوگیا تھا اس لیے کہ وہ اس پر حق رکھتا تھا۔ وہ اس کی بیوی بن چکی تھی' صارم نے اس کے اور اپنے درمیان فاصلہ ختم کیا۔

نمرہ کی یقیناً آنکھ لگ گئی تھی اسی لیے وہ اس کی موجودگی کو محسوس نہیں کرپائی تھی۔ صارم جب اس کے قریب ہوا وہ یک دم نیند سے جاگی تھی اور بری طرح ڈر کر اس کے منہ سے چیخ نکلی۔ صارم نے گھبرا کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا' نمرہ نے طیش میں آکر اس کا ہاتھ جھٹکا اور سیدھی ہو بیٹھی' اس کی دھڑکنیں بری طرح منتشر ہوگئی تھیں اور چہرہ زرد۔

صارم نہ چاہتے ہوئے بھی اٹھا اور اسے پانی کا گلاس تھمایا جسے وہ لمحے بھر میں خالی کرگئی' صارم نے دیکھا اب وہ پہلے سے نارمل تھی لیکن اس کے چہرے پر شرمندگی تھی۔

''اس طرح ڈر کر کیوں چیخیں تم؟'' وہ سخت لہجے میں بولا۔

''مجھے شوق ہے چلانے کا اس لیے۔'' وہی تندو تیز لہجہ' اگر صارم نرمی سے پوچھتا تو وہ یقیناً بتادیتی کہ اگر کوئی اسے گہری نیند سے اس طرح جگائے تو وہ ہڑبڑا جاتی ہے۔ چیخی وہ اس لیے کہ صارم کا اس قدر قریب ہونا اس کے لیے غیر متوقع تھا اور نیند سے جاگ کر ایک دم ایک آفت کو اپنے سامنے دیکھ کر اسے خوف زدہ ہی ہونا تھا۔

''ایسے شوق تمہیں اپنے گھر پر پورے کرکے یہاں آنا چاہیے تھا۔'' اس نے بھی جوابی حملہ کیا۔

''آپ کی معلومات کے لیے عرض ہے کہ اب یہی میرا گھر ہے' اگر آپ کو کسی بات پر اعتراض ہے تو آپ جاسکتے ہیں۔'' نمرہ کے اطمینان بھرے لہجے پر وہ اچنبھے سے اسے دیکھنے لگا یعنی کہ چند گھنٹے پہلے آنے والی لڑکی اسے باہر کا راستہ دکھارہی تھی مگر اسے خاموش ہونا پڑا۔ وہ اس وقت کسی بھی قسم کا جھگڑا نہیں چاہتا تھا اس پر نرم گرم سے جذبات حاوی تھے' نمرہ کا دوپٹہ ایک طرف سے ذرا ڈھلک گیا تھا اب اس کی لمبی گردن اور کندھا اس کے سامنے نمایاں تھے۔ وہ خود اس سے بے نیاز پرس میں سے کچھ ڈھونڈ رہی تھی جبکہ صارم اس کے وجود کی رعنائی سے اپنی آنکھوں کو گرمارہا تھا۔

''اس روم فریج میں کچھ کھانے کے لیے ہے کچھ نمکین؟'' اس نے نمکین پر زور دے کر پوچھا۔

''نمکین تو نہیں لیکن آئس کریم اور جوس موجود ہے اگر بھوک لگی ہے تو میں ملازم سے کھانا منگوا دیتا ہوں۔'' اس نے مصلحتاً نرمی اختیار کی۔

''پچھلے سات دن سے صرف میٹھا ہی کھارہی ہوں میں اب اگر میٹھا کھایا تو شاید مرجاؤں۔ مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔'' اس کی شکل رونے والی ہوگئی تھی' صارم نے گھڑی میں وقت دیکھا' رات کا دوسرا پہر شروع ہوچکا تھا۔ ملازم بھی یقیناً سو رہے ہوں گے وہ اٹھا اور خود ہی کچن میں آگیا' ٹرے میں کھانا لے کر وہ اوپر آیا تو وہ اسے سادہ سے شلوار قمیص میں دکھائی دی۔ دوپٹہ اپنے گرد اچھی طرح لپیٹے اس نے چپ چاپ کھانا ٹیبل پر رکھ دیا۔ وہ شکر کرکے کھانے لگی' کھانے کے دوران صارم کی مطلبی نظروں کو وہ اچھی طرح خود پر محسوس کرچکی تھی۔ وہ آرام آرام سے لقمے لیتی رہی' بستر پر آڑھا ترچھا لیٹا صارم اسی کو تاڑ رہا تھا۔ نمرہ نے کھانا ختم کیا' ہاتھ دھوئے اور ڈریسنگ روم میں گھس کر اندر سے کنڈی لگادی' دل دھک دھک کررہا تھا۔ وہ تو یہی سوچتی آئی تھی کہ صارم چھوتا تو دور اس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں لیکن یہاں تو موصوف کے تیور ہی الگ تھے۔

جبکہ صارم ایک بار پھر غصے سے بلبلا کر رہ گیا' سارے جذبات کا ستیاناس ہوگیا تھا۔ وہ بے بسی سے کروٹ لے کر لیٹ گیا' دیر سے ہی سہی لیکن نیند نے اسے اپنی آغوش میں لے لیا تھا۔

❁ ❁ ❁

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

اگلی صبح صارم کے جاگنے سے پہلے ہی وہ بیدار ہوچکی تھی۔ صارم نے آنکھیں کھول کر اِدھر اُدھر دیکھا' جاگتے ساتھ جو پہلا خیال اس کے دل میں نمرہ کا تھا' اسے وہ صوفے پر بیٹھی دکھائی دی۔ ہاتھ میں رسالہ تھا یقیناً وہ کچھ دیر پہلے نہا کر آئی تھی اب گیلے بال اس کے اردگرد تھے۔ صاف شفاف چہرہ تروتازگی سمیٹے ہوئے تھا' نمرہ کے چہرے پر کوئی بھی مصنوعی چیز نہیں تھی وہ بالکل سادہ سے حلیے میں تھی وہ ایک بار پھر اس پر غور کرنے لگا۔

کسی کی نگاہوں کی تپش محسوس کرکے اس نے سر اٹھایا تو سامنے صارم کو خود پر نگاہیں جمائے پایا۔ اس کے دیکھنے پر بھی صارم نے زاویہ تبدیل نہیں کیا تھا' وہ گھبرا گئی تھی۔ اسے صارم کا رویہ سمجھ نہیں آیا' کہاں وہ اس کے لیے ناپسندیدہ ترین ہستی تھی اور اب وہ کل سے ہی اس کے بے تحاشا دلچسپی محسوس کررہی تھی۔ وہ الجھ گئی تھی کہ آخر صارم چاہ کیا رہا ہے' کیا وہ بھی ان مردوں جیسا ہے جو عورت کو دسترس میں پاکر ناپسندیدگی ظاہر کرکے بھی اپنی خواہش پوری کرتے ہیں؟ اس سوچ کے آتے ہی اس کے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ صارم اس کے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھ رہا تھا' وہ سمجھ گیا کہ وہ اس کے اس طرح دیکھنے سے خائف ہورہی ہے' گھبرا رہی ہے۔ یہ صارم کے لیے پہلا تجربہ تھا کہ کوئی لڑکی اس کے دیکھنے سے ہی گھبرا جائے' اسے گدگدی سی ہو۔

''سنو....'' صارم نے اسے پکارا۔ نمرہ نے فوراً ہی اس کی طرف دیکھا۔

''مجھے پیاس لگی ہے ایک گلاس پانی دے دو۔'' وہ لیٹے لیٹے انگڑائی لیتے ہوئے بولا۔ نمرہ نہ چاہتے ہوئے بھی اٹھ گئی' روم فریج سے پانی کی بوتل نکالی' پانی اسے تھما کر وہ واپس پلٹنے لگی کہ صارم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا' نمرہ کی دھڑکنیں رک گئیں۔

''اپنی منہ دکھائی تو لے کر جاؤ' نہیں تو بعد میں امی مجھے ہی کوسیں گی۔'' صارم نے عام سے لہجے میں کہا اور اس کا ہاتھ کھینچا تو وہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔ صارم نے سائیڈ ٹیبل کے دراز سے ایک ڈبہ نکالا' وہ دم سادھے بیٹھی تھی۔ ڈبہ کھول کر اس کے سامنے کیا وہ بے حد خوب صورت پینڈنٹ تھا' نمرہ کو فوراً ہی وہ پسند آگیا تھا لیکن اس نے اپنے تاثرات چھپائے اور ڈبہ تھامنے کے لیے ہاتھ بڑھائے' صارم نے فوراً ہاتھ پیچھے کرلیا' وہ سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔

''تحفہ میں لے کر آیا ہوں تو میں ہی پہناؤں گا ناں۔'' وہ اس پر گہری نظریں جما کر بولا' نمرہ کی برداشت بس یہیں تک تھی۔

''آپ کیا چاہ رہے ہیں؟'' اس کے سوال پر وہ حیران ہوا۔ ''میں آپ کو ناپسند ہوں' میرے جیسی لڑکیاں بھی آپ کو پسند نہیں۔ شادی سے پہلے آپ کسی اور میں انٹرسٹڈ تھے یقیناً اب بھی ہوں گے تو پھر مجھ پر ایسی دلچسپیاں ظاہر کرنے کے پیچھے آپ کا کیا مقصد ہے؟'' وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بہت اعتماد سے پوچھ رہی تھی لیکن انداز سخت تھا۔

''تم میری بیوی ہو۔'' اس نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

''ناپسندیدہ بیوی۔'' وہ بھی دوبدو ہوئی۔

''پسند بھی آجاؤ گی۔'' وہ مسکرایا' نمرہ کو زہر سے بھی برا لگا۔

''لیکن آپ مجھے کبھی پسند نہیں آئیں گے اور میں کسی بھی ناپسندیدہ شخص سے دوستی تو دور بات تک کرنا پسند نہیں کرتی۔'' نمرہ کے جملوں نے صارم کے اندر باہر آگ لگادی تھی' اسے بے تحاشا غصہ آیا۔

''تم خود کو کیا سمجھتی ہو؟'' وہ دھاڑ کر بولا۔

''میں خود کو کچھ نہیں سمجھتی اسی لیے تو مطمئن رہتی ہوں۔''

''تمہاری یہ گل افشانیاں میں امی کو سناؤں گا' بہت بھروسہ تھا ناں انہیں تم پر۔'' اس کا غصہ بڑھا۔

''شوق سے سنائیں جھوٹ نہیں بولتی اور نہ ہی بولوں گی اور نہ ہی آپ کی طرح دوغلے معیار رکھتی ہوں۔'' نمرہ نے سلگتے لہجے میں کہا تھا' صارم خاموش ہوکر رہ گیا' وہ وہاں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

سے اٹھ گئی۔

❁……❁……❁

ولیمہ بہت شاندار طریقے سے ہوا تھا' دلہن بنی وہ بہت ہی پیاری لگ رہی تھی۔ صارم بھی خوبرو تھا' تھری پیس سوٹ میں اس نے بھی سب کی توجہ کھینچ رکھی تھی البتہ اس کی اپنی توجہ نمرہ پر تھی۔ شرمائی شرمائی سی اس کے ننھیالی رشتہ داروں میں گھری' وہ اسی کی طرف دیکھ رہا تھا جب کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا وہ چونک کر پلٹا اس کا دوست احتشام کھڑا تھا۔

"کیا بات ہے...... بھابی کو دیکھ دیکھ کر تھکتے نہیں؟" وہ شرارت سے پوچھ رہا تھا' صارم ہنس پڑا۔

"اسے ٹھیک طرح سے دیکھنے کا موقع ہی کب ملا ہے ابھی تک۔" وہ بھی جواباً اسی کے انداز میں بولا۔

"مجھے تو حیرت ہوئی تھی یہ بات سن کر کہ صارم شادی کر رہا ہے وہ بھی خالصتاً ارینج میرج لیکن اب بھابی کو دیکھ کر لگتا ہے کہ ارینج میرج ہوگی اس کے بعد لو ہو گیا ہوگا۔" احتشام چھیڑنے لگا' وہ تھا وہ مسکرا کر رہ گیا۔

"ماہم کے بارے میں پتا لگا؟" کچھ ادھر اُدھر کی باتوں کے بعد اس نے اصل موضوع چھیڑا' وہ چونک گیا۔

"کیا ہوا اسے؟" نمرہ سے رشتہ طے ہو جانے کے بعد اس نے ماہم سے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا۔

"اگلے ہفتے اس کی شادی ہے حماد مرزا سے۔" اس خبر کو سن کر بھی اس کے سکوت میں فرق نہ آیا' وہ کبھی اس کی پسند تھی اب تو اسے ماہم کا نام بھی یاد نہ آتا۔

"بڑا اونچا ہاتھ مارا ہے ماہم نے۔" اب وہ اور بھی بہت کچھ کہہ رہا تھا ماہم کے ماضی کے قصے چھیڑ رہا تھا کہ اس کے تعلقات کس کس کے ساتھ رہ چکے ہیں۔ صارم کو اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہوا' آج اگر نمرہ کی جگہ ماہم اس کی بیوی ہوتی تو اس کے یہی دوست اس کے مشہور زمانہ قصے ایک دوسرے کو سنا رہے ہوتے اور اس کے آنے پر موضوع بدل دیتے' زندگی میں پہلی بار اس نے اس رخ کو بھی سوچا تھا۔

وہ خود کوئی نیک پارسا تھے اور نہ ہی ان کی بیویاں اکثر شادیوں میں وہ اسی قسم کی باتیں سنتا آیا تھا لیکن پہلی بار اسے بہت عجیب' بہت برا محسوس ہوا' وہ ہوں ہاں میں جواب دیتا رہا۔ تقریب کے اختتام پر بھی وہ اسی کیفیت کا شکار رہا' جب وہ کمرے میں آیا تو نمرہ اپنی چوڑیاں اتار رہی تھی۔ وہ صوفے پر بیٹھ کر اسے دیکھنے لگا اس کے یوں دیکھنے پر وہ پھر سے گھبرا گئی تھی۔ وہ کیا چیز تھی جو نمرہ کو اپنے شوہر سے بھی شرمانے پر مجبور کر رہی تھی؟ وہ سمجھ گیا' گہری سانس بھر کر وہ اٹھا اور الماری میں سے کپڑے نکال کر واش روم میں گھس گیا۔ اس کے باہر آنے تک نمرہ اپنا میک اپ صاف کر چکی تھی اور جیولری اتار کر ڈبوں میں رکھ رہی تھی' وہ اس کے پاس رکا۔

"مجھ سے خوف زدہ ہو کر ڈریسنگ روم میں سونے کی ضرورت نہیں' تم بغیر کسی ڈر کے بیڈ پر سو سکتی ہو' میں زبردستی کا قائل نہیں۔" اس کے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہی گئی بات سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

❁……❁……❁

صارم الجھ کر رہ گیا تھا جس شدت سے اس نے نمرہ کے حوالے سے ناپسندیدگی ظاہر کی تھی اور انکار کیا تھا اب اس سے بھی کہیں زیادہ شدت سے وہ اس کے حواسوں پر چھانے لگی تھی' ایسا کیا تھا اس لڑکی میں؟ وہ خوب صورت تھی سج سنور کے اور بھی حسین ہو جاتی لیکن اس کا حسن ایسا دیومالائی بھی نہیں تھا کہ وہ مبہوت ہو جاتا لیکن پھر بھی وہ مبہوت ہوا تھا۔ اس کی آواز کوئل جیسی نہیں تھی لیکن جب کبھی گھر میں گونجتی اس کا دل چاہتا وہ اس کو سنے۔ کیا یہ سب صرف اس لیے تھا کہ وہ اسے خود سے دور محسوس ہوتی تھی؟ یا پھر...... اس کی وجہ محبت ہے' دل سے آنے والی پکار پر وہ بری طرح چونکا تھا۔

"نہیں' میں اس لڑکی کے بارے میں آخر جانتا ہی کتنا ہوں کہ مجھے اس سے محبت ہو جائے؟ وہ مجھے صرف اس لیے پرکشش محسوس ہوتی ہے کیونکہ وہ مجھے توجہ نہیں دے رہی۔ اس نے اپنے دل کو تسلی دی یہ کوئی کہانی یا فلم تھوڑی

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

ہے کہ ہیروئن کو دیکھ کر محبت ہوجائے۔" اس نے خود سے ہنس کر کہا۔

"چلو تمہارے دل نے اسے ہیروئن تو مانا اب یہ بتاؤ کہ ہیرو کون ہے؟" اس کے اندر سے شوخ سوال ابھرا تو وہ کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

❀......❀......❀

ولیمے کے فوراً بعد سے ہی دعوتوں کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا نمرہ ان روز روز کی دعوتوں سے گھبرا گئی تھی۔ رات گئے گھر واپسی ہوتی' وہ تو راستے میں ہی سوجایا کرتی تھی' خاندان کی دعوتیں اختتام پذیر ہوئیں تو اس کے دوستوں کا نمبر لگ گیا نمرہ نے سنتے ہی انکار کردیا۔

"میں تو ہرگز نہیں جاؤں گی۔"

"کیوں' کیا مسئلہ ہے؟" وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا۔ نمرہ نے اس کے رویے میں کافی تبدیلی محسوس کی تھی وہ اس سے اب آرام سے بات کرلیا کرتی تھی۔

"آپ کے دوست مجھے اچھے نہیں لگتے۔" اس نے صاف گوئی سے کہا۔

"اچھا تو میں بھی نہیں لگتا تمہیں پھر بھی میرے ساتھ رہ رہی ہو۔" وہ دھیمے سے مسکرا کر بولا۔

"نہیں' پہلے برے لگتے تھے اب تو نہیں لگتے۔" اس نے سادگی سے سچائی بیان کی اس بار وہ کھل کر مسکرایا' اس کی ایک ٹینشن ختم ہوئی اسے اپنا آپ بہت ہلکا پھلکا محسوس ہوا۔

"تو میرے دوستو کے بارے میں بھی غلط اندازے مت لگاؤ' وہ بھی بہت اچھے ہیں اور مجھے تمہاری نیچر کا اندازہ ہے اسی لیے میں صرف ان ہی دوستوں کی دعوتیں قبول کررہا ہوں جہاں جاکے تم اچھا محسوس کروگی۔" وہ اتنے پیار سے بات کررہا تھا نمرہ کو انکار کرنا مشکل ہوگیا' وہ جانے کو تیار ہوگئی۔

"رات کو جب صارم نے اسے دیکھا تو حیران رہ گیا' گلابی رنگ کے لباس میں وہ بہت اچھی لگ رہی تھی' میک اپ کے نام پر صرف لپ اسٹک اور دوپٹہ ایسے انداز میں لیا تھا کہ سارا وجود ڈھک گیا تھا۔

"بہت اچھی لگ رہی ہو۔" اس کی تعریف پر وہ مسکرادی' دونوں وقت پر پہنچ گئے وہاں جاکر صارم کو معلوم ہوا کہ ماہم بھی انوائٹڈ ہے۔ زین شکیل اس کا اور ماہم کا مشترکہ دوست تھا۔ کسی کو بھی اس بات کا علم نہیں تھا کہ ماہم صارم کو پسند ہے' سب یہی سمجھتے تھے کہ وہ دونوں دوست ہیں۔ نمرہ نے جب ماہم کو دیکھا تو وہ اسے فوراً پہچان گئی اس کا چہرہ ایک دم تاریک ہوگیا تھا جسے صارم نے بے حد شدت سے محسوس کیا۔ اسے افسوس ہوا کہ وہ کیوں اسے ساتھ لے آیا' وہ ایک دم بجھ گئی تھی جبکہ ماہم اسے دیکھ کر چہک گئی ان دو کے علاوہ اور دوست بھی مدعو تھے' ہال اب گیٹ ٹوگیدر کا منظر پیش کررہا تھا۔

رسمی بات چیت کے بعد نمرہ ایک صوفے پر بیٹھ گئی' اس کا دل ہر چیز سے اچاٹ ہوگیا تھا۔ اتنے سارے لوگوں میں بھی اسے محسوس ہورہا تھا کہ وہ اکیلی ہے۔ وہ یونہی کھوئی کھوئی بیٹھی تھی۔ صارم اپنے دوستوں کے ساتھ مصروف ہونے کے باوجود اسی کی جانب متوجہ تھا' اس نے دیکھا کہ زین کھڑا نمرہ سے کچھ کہہ رہا تھا۔ وہ ہلکے سے مسکرائی اور تبھی زین بے تکلفی سے اس کے ساتھ بیٹھا ہی تھا کہ وہ ایک دم صوفے سے اٹھ گئی۔ اس کے چہرے پر ناگواری تھی' زین گھبرا گیا۔ اب وہ نمرہ سے کچھ معذرتی انداز میں کہہ رہا تھا' اسی وقت ماہم اس کے پاس آئی۔

"مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے' باہر آؤ۔" وہ سنے بنا باہر نکل گئی' ناچار صارم کو بھی جانا پڑا۔ نمرہ نے ان دونوں کو آگے پیچھے جاتا دیکھ لیا تھا' وہ زین سے معذرت کرتی باہر آئی' لان میں سامنے کے حصے میں وہ اسے دکھائی نہ دیئے وہ لڑکھڑاتے قدموں سے پچھلے حصے کی جانب آئی جہاں دو ہیولے موجود تھے۔

"کہو کیا بات کرنی ہے؟" صارم کا خشک سا انداز نمرہ کو بھی محسوس ہوا۔

"کتنے عرصے بعد ہم ملے ہیں صارم..... تم ایسے بات کیوں کررہے ہو؟" ماہم کا اداس لہجہ نمرہ کا وجود

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

لرز گیا۔

"ماہم......" اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا' ماہم نے اپنی بانہیں اس کے گلے میں ڈال دیں۔

"اشش...... یاد ہے تمہیں' آخری بار جب ہم الگ ہوئے تھے تو یہ ادھورا رہ گیا تھا۔ اس روز کے بعد سے تو تم جیسے غائب ہی ہوگئے تھے آج تمہیں دیکھا تو تمہارے وجود کی خوشبو نے مجھے بے قابو کردیا' آؤ آج اس ادھورے کام کو پورا کرلیں۔" ماہم اس کے کندھے پر سر ٹکائے کہہ رہی تھی۔ اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ دیا' مبادا کہیں کوئی سسکی نکل جائے اور تب وہ ہوا جو نہ نمرہ نے سوچا تھا اور نہ ہی ماہم نے' صارم نے اسے دھکا دے کر خود سے دور کیا' وہ لڑکھڑاتی ہوئی پیچھے گری اور وہ بنا کچھ کہے وہاں سے چلا گیا۔ اس کی نگاہ کونے میں دبکی نمرہ پر پڑی تھی' وہ کتنی ہی دیر ساکت کھڑی رہی' کچھ دیر بعد اس کا موبائل وائبریٹ ہوا۔

"کہاں ہو تم؟" صارم کی تشویش بھری آواز پر وہ ہوش میں آئی۔

"میں واش روم گئی تھی' متلی ہورہی ہے اس لیے لان کی طرف آگئی ہوں۔" اس نے جھوٹ گھڑا اور لان کے عقبی حصے سے نکل کر سامنے کے حصے میں آگئی' چند ہی لمحوں بعد وہ اس کے پاس تھا۔

"تم ٹھیک تو ہو ناں؟" وہ پریشان سا پوچھ رہا تھا' وہ بے اختیار اس سے لگ کر رونے لگی۔

"کیا ہوا...... کسی نے کچھ کہا ہے تم سے؟" وہ گھبرا کر پوچھ رہا تھا' نمرہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"میری طبیعت خراب ہورہی ہے چکر آرہے ہیں۔" وہ پھر سے غلط بیانی کرگئی۔

"آؤ اندر آؤ' میں جوس کا کہتا ہوں پھر ہم گھر چلتے ہیں۔" وہ اسے بازو کے حلقے میں لے کر آگے بڑھا' پیچھے کھڑی ماہم سرخ نگاہوں سے ان کو جاتا دیکھتی رہی۔

❀......❀......❀

زین کے گھر سے واپس آنے کے بعد وہ دونوں ہی خاموش تھے' ایک ہی بستر پر لیکن دور دور اپنی اپنی سوچوں میں الجھے۔

صارم شروع سے لے کر تمام باتیں نہ چاہتے ہوئے بھی سوچ رہا تھا اور موازنہ کررہا تھا' اسے نمرہ صرف اس لیے ناپسند تھی کہ اس نے نمرہ کو جب بھی دیکھا' بے ترتیب حلیے میں دیکھا اسے وہ معمولی سی سلائی کرنے والی سمجھتا رہا تھا جس سے اس کی امی کو ہمدردی تھی اور بس...... ماہم اسے کیوں پسند آئی تھی؟ اس لیے کیونکہ وہ حسین لگتی تھی' چھا جاتی تھی۔ اسے بولنے کا اور سب کو متوجہ کرنے کا فن آتا تھا...... کسی کو پسند اور ناپسند کرنے کے لیے کیا ان وجوہات کا ہونا کافی تھا...... وہ سوچ رہا تھا اور شرمندہ ہورہا تھا۔

ماہم کی اس حرکت کے لیے وہ بالکل بھی تیار نہ تھا جب وہ اس کے قریب آئی تو اس کے اردگرد جیسے بہت کچھ ٹوٹا تھا۔ کچھ بھی تھا اسے ماہم پر یقین سا تھا کہ وہ شادی کے بعد کم ازکم پرانی روش نہیں اپنائے گی اسے چھوڑ دے گی لیکن اس کی ایسی پیش رفت نے صارم کے چودہ طبق روشن کردیے تھے' اس کے اردگرد عجیب سا خوف رقص کررہا تھا۔ اگر نمرہ کی جگہ ماہم اس کی بیوی ہوتی تو......؟ اس سے آگے وہ سوچ ہی نہ پایا' اس کے رونگٹے کھڑے ہوگئے تھے' اسے کچھ ماہ پہلے کہی گئی اینہ بیگم کی باتیں بالکل درست لگ رہی تھیں' وہ گھبرا کر اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ ماہم کو صحیح کہے یا غلط؟ وہ مکمل صحیح نہیں تھی تو غلط بھی نہیں تھی۔ ماہم کی تربیت' ماحول اور پھر خود اس کی فطرت' ان سب چیزوں کا برابر کا قصور تھا کہ وہ ایسی تھی اس کی اردگرد سارے لوگ ایسے ہی تو تھے لیکن فطرت تو سب کی الگ ہوتی ہے ناں؟ ماحول اور تربیت کی خرابی کے ساتھ اس کی فطرت میں بھی خرابی تھی جبکہ نمرہ' اس نے کروٹ کے بل لیٹی نمرہ کی پشت کو دیکھا۔ اس کی تربیت میں اس کے والدین کا بہت بڑا ہاتھ تھا' اس کے محدود ماحول کا کردار تھا اور ساتھ ہی ساتھ اس کی فطرت کا بھی' اگر وہ فطرتاً آزاد ہوتی تو یقیناً تربیت اس کا کچھ بھی

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

بگاڑ نہ پاتی۔

بہت سی لڑکیاں ایسی ہوتی ہیں جو مذہبی گھرانے کی ہونے کے باوجود قلبی طور پر ان سب چیزوں سے بہت دور ہوتی ہیں اور گناہ کے راستے کی طرف بآسانی مائل ہوجاتی ہیں لیکن وہ ایسی نہیں تھی۔ اس نے بہت صاف ستھری زندگی گزاری تھی' اس کی زندگی کا مقصد ڈیزائنر بننا تھا جو پورا نہیں ہوا تھا۔ وہ باقاعدہ طور پر اس پروفیشن کو اپنانا چاہتی تھی لیکن اس کا یہ ارمان پورا نہیں ہو پایا تھا۔ صارم کو بھی اس نے ناپسندیدہ قرار دے دیا تھا کیونکہ وہ نک چڑھا اور مغرور لگا تھا۔ کیا ان دو باتوں کو بنیاد بنا کر وہ کسی انسان کی باقی اچھائیوں کو نظر انداز کر سکتی تھی اور کیا یہ عمل درست تھا؟ نمرہ سوچ کر شرمندہ ہو رہی تھی؟ وہ دونوں پسند ناپسند کے معاملے میں ایک جیسے ہی تو تھے' ان دونوں نے ہی اپنے اپنے معیار بنا رکھے تھے۔ اس سے آگے پیچھے ہونے والے انسان ان کی گڈ بکس میں نہیں آتے تھے اور پھر قسمت نے ان دونوں کو ایک ساتھ باندھ دیا۔ وہ ناپسندیدہ ہونے کے باوجود ایک چھت کے نیچے رہے اور اب ایک دوسرے کی ان خوبیوں سے واقف ہوئے جن کا انہیں ادراک ہی نہیں تھا۔

نمرہ اس کی بدکاری کو سوچ سوچ کر اس سے متنفر ہوتی رہی بلاشبہ یہ اس کی بہت بڑی خامی تھی لیکن اسے ہدایت بھی تو مل سکتی تھی' اس نے کیوں ناں صارم کا ہاتھ تھاما؟ اس نے امینہ بیگم سے کیے گئے وعدے کو کیوں نہ نبھایا؟

آج کے واقعہ نے اسے بری طرح خوف زدہ کر دیا تھا اسے جب جب وہ لمحے یاد آتے وہ سسک پڑتی اگر آج صارم بھٹک جاتا تو اس کے بھٹکنے کا ذمہ کس کے سر ہوتا؟ ان دو عورتوں کے سر' وہ اس کی بیوی تھی اس کے باوجود اس نے صارم کو خود سے دور رکھا' اس کے رویے میں نرمی کے باوجود وہ اس سے بدگمان رہی۔ شیطان تو کبھی بھی کسی پر بھی حاوی ہو سکتا ہے تو پھر اس نے اپنا دل اتنا تنگ کیوں کر دیا؟ وہ رو رہی تھی' صارم کو محسوس ہوا تو وہ فوراً ہی اس کے قریب ہوا۔

"نمرہ..... کیا بات ہے کیوں رو رہی ہو؟" وہ پریشان سا پوچھ رہا تھا' وہ اٹھ بیٹھی اور پہلے سے زیادہ شدت سے رونے لگی' صارم نے اسے خود سے لگا لیا' وہ روتی رہی۔

"تم نے مجھے اور ماہم کو دیکھا تھا؟" اس کے درست اندازے پر اس نے چونک کر سر اٹھایا اور اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو تمہیں کیا بات پریشان کر رہی ہے؟" وہ اس کے بالوں میں آہستہ آہستہ انگلیاں پھیرتے ہوئے اس سے پوچھ رہا تھا۔

"میں آپ کو اتنا برا سمجھتی رہی۔" وہ رندھی ہوئی آواز میں افسوس سے بولی' وہ مسکرا دیا۔

"آپ بہت اچھے ہیں۔" وہ پھر سے رونے لگی' صارم نے اس کے بہتے آنسو صاف کیے۔

"میں واقعی برا تھا' برائیوں میں اٹا ہوا تھا اس کے باوجود اللہ نے مجھ پر رحمت کی اور مجھے تم جیسی پاک بیوی دی۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میں اپنی باقی کی زندگی غلاظت میں ڈوب کر نہ گزاروں۔ آج اگر میں اپنی جیسی کسی عورت کا شوہر ہوتا تو ہم دونوں کی زندگی کیسی ہوتی؟ میں یہ سوچ کر کانپ جاتا ہوں۔" کمرے میں ان دونوں کی سسکیاں گونج رہی تھیں' کچھ دیر بعد یہ طوفان رکا لیکن کوئی تباہی ان کے مقدر میں نہ آئی بلکہ ہر چیز صاف ہوگئی تھی وہ ایک دوسرے کی بانہوں میں اپنی آنے والی زندگی کے لیے عہد و پیماں کر رہے تھے ایک کو گناہ سے اور دوسرے کو غرور سے بچالیا گیا تھا' انہیں امید تھی کہ وہ دونوں مثالی زندگی گزاریں گے' ان کی امید پر آسمان کے سارے ستاروں نے ان کے لیے دعائیں کی تھیں۔

WWW.PAKSOCIETY.COM